الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ

فضائلِ اذکارِ نقشبندیہ

تصنیف

صُوفی غلام مُحمّد ڈوگر سیفی

تقدیم

مُفتی پیر مُحمّد عابد حسین سیفی

ناشر:

غلام مُحمّد ڈوگر سیفی

خلیفہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ

ملنے کا پتہ: معراج کالونی (کالونی نہر) لاہور جڑانوالہ روڈ

فون ۸۸۱۱۵۷ - ۰۴۹۸

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فضائلِ اذکارِ نقشبندیہ

تصنیف

صوفی غلام محمد ڈوگر سیفی

تقدیم

مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی

غلام محمد ڈوگر سیفی

خلیفہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

ملنے کا پتہ: معراج کالونی (کالونی نہر) لاہور جڑانوالہ روڈ

فون ۸۸۱۱۵۷-۰۴۹۸

تقدیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ امابعد

پیر طریقت صوفی غلام محمد ڈوگر صاحب کا تحریر کردہ رسالہ حقیقت خواب اور فضائل اذکار نقشبندیہ کو بعض بعض مقامات سے پڑھا جناب صوفی صاحب نے از حد محبت و محنت سے جمع کیا ہے جو مبتدی سالکین کے لیے از حد ضروری ہے اللہ تعالیٰ ڈوگر صاحب کے علم و فضل میں برکات نازل فرمائے امین ثم آمین

محمد عابد حسین سیفی

خادم سلسلہ عالیہ سیفیہ مجددیہ نقشبندیہ

دار العلوم جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ

لاہور کینٹ فون 5721609

نام کتاب : فضائل اذکار نقشبندیہ

مصنف : صوفی غلام محمد ڈوگر نقشبندی مجددی سیفی

زیر اہتمام : خالد رمضان اعوان

ملنے کے پتے و تقسیم کار

(۱) دار العلوم باڑہ شریف پشاور

(۲) آستانہ عالیہ سیفیہ ریحانوالہ شریف لاہور جڑانوالہ روڈ

(۳) ادارہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریحان شریف جی۔ٹی روڈ لاہور

(۴) مکتبہ محمدیہ سیفیہ مرکز 6 الاولیس داتا دربار مارکیٹ لاہور

(۵) مکتبہ جمال کرم 9۔ مرکز الاولیس داتا دربار مارکیٹ لاہور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللہ0

فضائل اذکار نقشبندیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

الکَرِیْمِ وَعَلٰی وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ0امابعد

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کا مختصر تعارف

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کوئی نیا سلسلہ نہیں بلکہ یہ وہی سلسلہ ہے جو حضرت میاں خیر محمد شرقپوریؒ کا سلسلہ تھا یعنی نقشبندیہ مجددیہ جو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے واسطہ سے حضورؐ سے جا کر ملتا ہے اس سلسلہ میں سب سے پہلے مرشد مرید کو ذکر قلبی اسم ذات (یعنی ہر وقت دل میں اللہ، اللہ کہنا) تلقین فرماتا ہے اور توجہ سے اس کا قلب زندہ کرتا ہے اس کے بعد دوسرے لطائف روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی۔ نفسی۔ قالبی کا ذکر دیا جاتا ہے جب تمام لطائف پر ذکر جاری ہو جائے پھر نفی اثبات کا ذکر دیا جاتا ہے۔ جب نفی اثبات کا مرید عامل ہو جائے تو پھر نقشبندیہ مجددیہ کے 36 مراقبات کی منزل سے گزارا جاتا ہے۔

کلام پاک سے ذکر کا ثبوت اور اس کے فضائل

(۱) فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ ۔(البقرہ پارہ 2)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تم میرا ذکر کرو تاکہ میں تمہارا ذکر کروں۔

جناب غوث پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندوں کو وہ کچھ دیا کہ اگر جبرائیل و میکائیل کو دیتا تو میں نے ان کو بہت کچھ دیا ہوتا میں نے اپنے بندے سے کہہ دیا فاذکرونی اذکر کم اور میں نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہہ دیا تھا کہ ظالموں سے کہہ دو میرا ذکر نہ کریں کیونکہ جو مرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور ظالموں کو میرا یاد کرنا اس طرح ہے کہ میں ان پر لعنت کرتا ہوں۔

(۲) جناب غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی۔ غنیۃ الطالبین میں حضرت ابو عثمان ہندیؒ کا قول نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں "مجھے معلوم ہے کہ میرا رب مجھے کس وقت یاد کرتا ہے لوگوں نے کہا یہ کس طرح؟ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاذکرونی اذکر کم پس جس وقت میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں اسی وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔

(۲) ترجمہ سورہ جمعہ پارہ 28 "اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ"

(۳) ترجمہ پارہ 4 اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے متعلق فرماتا ہے "وہ لوگ جو ذکر کرتے اللہ تعالیٰ کا کھڑے بیٹھے اور کروٹ کے بل لیٹے"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر وقت ذکر کرنا چاہیے کسی وقت بھی ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

(۴) ترجمہ سورہ الاعراف "اپنے رب کا دل میں ذکر کرو زاری اور ڈر سے بے آواز نکالے زبان سے صبح و شام اور غافلوں میں نہ ہونا"

(۵) ترجمہ پارہ 29 سورہ مزمل "اپنے رب (اللہ) کا ذکر کیجئے اور سب سے الگ ہو کر اسی کے ہو رہے"

ذکر نہ کرنے والوں کا انجام کلام پاک کی روشنی میں

(۱) پارہ 16 سورہ طہٰ آیت 123 ترجمہ "اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے

گا پس بے شک اس کی زندگی تنگ کر دی جائیگی اور قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

(۲) پارہ 29 سورہ الجن آیت نمبر 16 ترجمہ "اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا اسے شدید ترین عذاب دیا جائے گا"

(۳) پارہ 25 سورہ الزخرف آیت 36 ترجمہ "اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے روگردانی کرے گا اس پر شیطان مسلط کر دیا جائے گا وہی اس کا دوست و رفیق ہو گا۔

(۴) پارہ 28 سورہ المجادلہ آیت 19 ترجمہ "ان پر شیطان غالب آگیا تو انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا وہ شیطان کے گروہ ہیں۔ خبردار بے شک شیطان کا گروہ ہی خسارے میں ہے۔

(۵) پارہ 23 سورہ الزمر آیت 22 ترجمہ "جس شخص کا اللہ نے اسلام کیلئے سینہ کھول دیا وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔ پس ہلاکت تباہی ہے ان لوگوں کی جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہیں وہ سب بڑی گمراہی میں ہیں۔

(۶) پارہ 24 سورہ الزمر آیت 45 ترجمہ "اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل سمٹ جاتے ہیں (یعنی ان کے دلوں کو تکلیف ہوتی ہے) جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جب اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو خوشیاں مناتے ہیں"

(۷) پارہ 27 سورا النجم آیت 29 ترجمہ "پس تم اس سے منہ پھیر لو جو ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اور نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی"

(۸) پارہ 15 سورۃ الکھف آیت 28 ترجمہ "اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہمارے ذکر سے غافل ہے اور اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اس کا کام حد سے گذر گیا"

(۹) پارہ 28 سورہ المنافقون آیت 9 ترجمہ "اے ایمان والوں تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں"

مندرجہ بالا آیات قرآنی سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا بہت بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے جو لوگ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے وہ جلد از جلد کسی شیخ کامل سے ذکر حاصل کریں اور شیخ کامل کی توجہ کی برکت سے ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔

ذکر کا ثبوت اور اسکے فضائل احادیث کی روشنی میں

(۱) حضرت انسؓ بن مالک

سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی جب تک زمین پر اللہ۔ اللہ کرنے والا موجود ہے ایک اور روایت میں حضرت انسؓ سے مروی ہے جب تک ایک شخص بھی اللہ۔ اللہ کہنے والا موجود ہے۔ قیامت قائم نہ ہو گی۔ (مسلم شریف)

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خذریؓ

سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "حلقہ ذکر کو فرشتے ان کی عظمت کی بنا پر گھیر لیتے ہیں رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے ان پر راحت اور سکون کا نزول ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان کا تذکرہ فرماتا ہے"
(مسلم ترمذی)

(۳) حضرت ابو سعید خذریؓ

سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا "میرا وہ بندہ جو تلاوت اور ذکر میں مشغولیت کی وجہ سے سوال نہ کر سکے مگر اسے دیگر سوال کرنے والوں سے بڑھ کر عطا کرتا ہوں۔ (ترمذی)

(۴) حضرت انسؓ

روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا "جو لوگ حلقہ ذکر منعقد کرتے ہیں انہیں آسمان سے ندا کی جاتی ہے تم لوگ حلقہ ذکر سے اس حال میں اٹھو کہ

تمہارے تمام گناہ بخش دیے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں"
(مسند امام احمد)

(۵) جناب رحمۃ اللعالمینؐ

نے فرمایا خداوند کریم کے نزدیک جو کام بہترین اعمال اور مقبول ہے اور تمہارے لئے بزرگ ترین درجہ ہے اور سونا چاندی صدقہ دینے سے بہتر اور خدا کے دشمنوں کے ساتھ اس طرح جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے کہ تم ان کی گردنیں مارو وہ تمہاری گردنیں کاٹیں اس کام سے میں تمہیں آگاہ کروں۔ جان نثاروں نے عرض کی یارسول اللہ ارشاد فرمایئے وہ کیا کام ہے؟

آپؐ نے فرمایا ذکر الٰہی یعنی حق تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ نے فرمایا جس کو میرا ذکر دعا مانگنے سے باز رکھے میرے نزدیک اس کا انعام اور اس کو عطا کرنا مانگنے والوں کے انعام و عطا سے بہتر ہے فرمایا خدا کا ذکر کرنے والا غافلوں میں ایسا ہے جیسے مردوں میں زندہ اور جیسے سوکھی گھاس میں ہرا درخت اور جہاد سے بھاگ جانے والوں میں ثابت قدم غازی" (رواہ مشکوٰۃ کیمیائے سعادت)

(۶) حضرت معاذ بن جبلؓ

کا قول ہے اہل جنت کو کسی امر پر حسرت نہ ہوگی مگر دنیا میں جو ساعت ذکر الٰہی سے غفلت سے گزری ہوگی اس پر حسرت ہوگی۔
(کیمیائے سعادت)

(۷) حضورؐ نے فرمایا

جو شخص جنت کے باغات کی سیر کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ خدا کا کثرت سے ذکر کیا کرے۔ (کیمیائے سعادت)

(۸) حضرت عائشہؓ

سے روایت ہے بہتر ذکر خفی کا ہے حفظہ فرشتے بھی نہیں سن سکتے یہ ذکر

ماتحت کی نسبت ستر گناہ زیادہ ثواب رکھتا ہے۔(ہدایۃ السالکین)

(۹) حضرت معاذؓ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ذکر سے بڑھ کر کوئی اور عمل عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں" (آئینہ معرفت)

اسم ذات کا ذکر اور اسکے فضائل اولیائے کرام کی نظر میں

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں سب سے پہلے

مرشد مرید کو ذکر قلبی اسم ذات تلقین فرماتے ہے جیسا کہ خزینہ معرفت کے صفحہ 194, 197 پر مذکور ہے کہ جب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کو حضرت خواجہ امیر الدینؒ نے مرید کیا آپ نے میاں صاحب کو ذکر قلبی اسم ذات تلقین فرمایا "ذکر قلبی اسم ذات کے معنی ہیں دل میں ہر وقت اللہ اللہ کہنا"

(۱) حضرت میاں شیر محمدؒ کے دادا مرشد حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحبؒ بھی

اسم ذات کا ذکر کرتے تھے آپ کا فرمان خزینہ معرفت کے صفحہ 117 پر مذکور ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ کوئی سانس ذکر الٰہی کے بغیر نہ لیا جائے کیا خبر کہ وہی آخری سانس ہو۔ اس سلسلہ میں جو سانس غفلت سے گزرے اسے مردہ گنتے ہیں اور خزینہ معرفت کے صفحہ 118 پر فرماتے ہیں کہ سوتے جاگتے کھاتے پیتے چلتے پھرتے حتی کہ کسی حالت میں بھی غفلت روانہ رکھے اور حضرت مجدد الف ثانیؒ بھی ذکر قلبی اسم ذات کرتے تھے خزینہ معرفت کے صفحہ 87 پر مذکور ہے جب حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے مرید ہوئے تو حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے آپ کو خلوت میں لے جاکر توجہ شروع کی چنانچہ اسی وقت امام صاحب کا دل ذاکر ہو گیا۔

حضرت میاں شیر محمد کی زندگی پر لکھی جانے والی کتاب خزینہ معرفت

کے صفحہ 292 تا 293 پر مذکور ہے کہ اسم اعظم اسم ذات ہی ہے جب اس کا کثرت سے ذکر کیا جائے تو ذاکر کے دل میں ایک ہمت پیدا ہو جاتی ہے اسی ہمت سے کشف اور تصرف کرامات صادر ہوتے ہیں۔ اس وقت یہی اسم صاحب تصرف جب کسی پر صرف کرتا ہے تو خوارق عادات ہو جاتی ہے۔ اسم ذات اور نفی اثبات میں ایک تجلی پوشیدہ ہے جبکہ کسی صاحب سلسلہ سے اس کو حاصل کر کے ذاکر اس کا ذکر کرتے ہیں۔ تو وہ تجلی اس کے دل اور روح پر اثر کرتی ہے۔ کثرت ذکر سے اسکی روح متجلی ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال دیتے ہیں کہ جس طرح لوہے کو آگ میں رکھ کر گرم اور سرخ کیا جائے تو لوہا آگ کی صورت پکڑ لیتا ہے۔

(۲) ذکر کے فضائل حضرت سلطان باہوؒ کی نظر میں

(۱) الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ہو

(۲) جو دم غافل سو دم کافر اسانوں مرشد ایہ پڑھایا ہو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چت مولا ول لایا ہو

(۳) ساری عمراں پڑھدیاں گزری جہلاں دے وچ جالیا ہو
اکو اسم اللہ دا رکھیں اپنا سبق مطالیا ہو

(۴) جس دل اسم اللہ دا چمکے عشق دی کرواہلے ہو
بھار کستوری دے چھپدے نائیں بھاویں دے دکھیئے سیئے پلے ہو

(۵) فرض ضروری نفس کتے نوں قیماں قیم کیجیوے ہو
نال محبت ذکر اللہ دا دم دم پیا پڑھیوے ہو

(۶) سینے وچ مقام کہنداسانوں مرشد گل سمجھائی ہو
اے ساہ جو آوے جاوے ہور نہیں شے کائی ہو
اس نوں اسم اعظم آکھن ایہو سرے الہی ہو
ایہو موت حیاتی باہو ایہو بھیت الہی ہو

(۷) عشق جہناں دے ہڈیں رچیا اوہ رہندے چپ چپاتے ہو
لوں لوں دے وچ لکھ زباناں اوہ پھر دے گنگے بلتے ہو
اوہ کر دے وضو اسم اعظم دا دریا وحدت وچ ناتے ہو
تدوں قبول نمازاں باہو جدیاداں یار پچھاتے ہو

(۸) لوں لوں دے وچ ذکر اللہ دا ہر دم پڑھوے لے ہو
ظاہر باطن عین عیانی ہو۔ ہو پیا سنیوے ہو

(۳) ذکر کے فضائل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جناب غوث پاک کی نظر میں

(۱) جناب غوث پاکؒ غنیہ الطالبین میں حضرت سفیان ثوریؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے ایک عذاب (موجود) ہے عارف کا عذاب اللہ تعالٰی کے ذکر سے دور ہو جاتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جب دل میں ذکر الٰہی پکا ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے قریب آتا ہے تو بے حوش ہو جاتا ہے اس وقت دوسرے شیطان پوچھتے ہیں اس کو کیا ہو گیا۔ جواب ملتا ہے اس کو انسان (ذاکر) کا سایہ ہو گیا ہے۔ یعنی انسان (ذاکر) کے چھونے سے یہ بیہوش ہو گیا ہے۔

(۲) جناب غوث پاک علمائے کرام کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ذکر خفی کو فرشتے اٹھا کر نہیں لے جاتے اس لئے کہ ذکر خفی بندے اور اللہ کے درمیان مخفی رہتا ہے۔

(۴) ذکر کے فضائل حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے دادا مرشد حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحبؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں

(۱) حضرت میاں شیر محمدؒ کے حالات زندگی پر لکھی ہوئی کتاب خزینہ معرفت کے صفحہ 117 پر حضرت میاں شیر محمدؒ کے دادا مرشد فرماتے ہیں کہ عبادات میں [illegible] کے حکم کے مطابق لاو

یہاں تک کہ شیخ کامل حکم دیوے کہ ذکر شغل مراقبہ کے سوا صرف فرض نماز پہ اختصار کرے تو واجب سمجھے۔

(۲) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی مکتوب نمبر 84، دفتر سوم حصہ دوم میں فرماتے ہیں۔

"عقائد کی درستی اور احکام فقہیہ ضروریہ کے بعد اور اس علم کے مطابق عمل کرنے کے بعد اپنے تمام اوقات کو ذکر الٰہی جل شانہ میں مصروف رکھے لیکن شرط یہ ہے کہ اس ذکر کو کسی شیخ کامل سے اخذ کیا ہو اور اپنے اوقات کو ذکر سے اس طریقہ پر آباد رکھے کہ فرائض و سنن موکدہ کی ادائیگی کے بعد کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔ یہاں تک کہ تلاوت قرآن مجید اور نفلی عبادتوں کو بھی موقوف رکھے اور کھڑے بیٹھے لیٹے ہوئے بھی اسی کام میں مشغول رہے آمد و رفت خورد و نوش اور سوتے جاگتے کسی وقت بھی ذکر سے خالی نہ رہے۔

(نوٹ) ہمارے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ میں صرف پانچ لطائف کے ذکر تک نفلی عبادات موقوف کی جاتی ہے اس کے بعد نفلی عبادات اور تلاوت قرآن مجید کی عام اجازت ہوتی ہے۔

(۳) حضرت مجدد الف ثانی مکتوب نمبر 293، دفتر اول حصہ پنجم میں فرماتے ہیں "شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ نے مشائخ کی کرامات خوارق کے بعد فرمایا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطائیں ہیں کبھی اولیاء اللہ میں سے ایک گروہ کو ان کرامات کا مکاشفہ کرایا جاتا ہے اور اسے عطا کی جاتی ہیں اور کبھی وہ شخص ہوتا ہے جسے ان میں سے کوئی بات بھی ظاہر نہیں ہوئی ہوتی۔ کیونکہ یہ سب چیزیں تقویت یقین کیلئے ہیں۔ جسے ویسے ہی یقین عطا کر دیا گیا ہو اسے ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ تو یہ کرامات جو ہم نے ذکر کی ہیں دل میں ذکر الٰہی کے رسوخ اور ذکر ذات کے وجود سے کم درجہ ہیں" مندرجہ بالا اس عبارت سے ثابت ہوا کہ شریعت کے احکام پر عمل کے بعد جس شخص کے دل میں ذکر الٰہی گھر کر جائے یعنی ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہے اس کا مقام کرامات دکھانے والے اولیاء سے بھی بلند ہے۔

مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ ہمارے پیر صاحب کا ہر مرید ولایت صغریٰ کے مقام پر فائز ہے اور کچھ ولایت کے اعلیٰ مقام پر بھی فائز ہیں۔

کچھ لوگ یہ پڑھ کر پریشان ہونگے کہ اتنے اولیاء کرام کیسے ہو سکتے ہیں۔ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں "جہاں چالیس متقی مسلمان ہوں ان میں سے کوئی اللہ کا ولی ضرور ہوتا ہے"

انہیں تشریعی ولی کہتے ہیں۔ ان میں سے بعض خود اپنی ولایت سے بے خبر ہوتے ہیں۔

(۵) ذکر کے فضائل حضرت امام غزالیؒ کی نظر میں حضرت امام غزالیؒ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ ذکر کے چار درجے ہیں

(۱) فقط زبانی ذکر ہو۔ دل اس سے غافل ہو اس کا اثر کم ہوتا ہے۔

(۲) ذکر دل میں

تو ہو لیکن قرار نہ پکڑے اور نہ گھر کرے۔ ایسا ہو کہ دل کو تکلف سے ذکر کے ساتھ مشغول رکھیں کہ اگر یہ جہد اور تکلف نہ ہو تو دل غفلت یا نفس کے خطروں سے پھر اپنی طبیعت کے موافق ہو جائے۔

(۳) تیسرا درجہ یہ ہے

کہ ذکر دل میں گڑ گیا ہو۔ اور ایسا غالب متمکن ہو گیا کہ اور کام کی طرف اسے تکلف سے مشغول کریں یہ بڑی بات ہے۔

(۴) چوتھا درجہ

یہ ہے کہ جس کا ذکر مطلوب ہے وہی دل میں بس چکا ہو اور وہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اس طرح یہ ذاکر بھی خدا کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور کہتا ہے ہمہ اوست یعنی اللہ ہی اللہ ہے۔ سوا اللہ کے کچھ نہیں اس مقام پر اسکے اور خدا کے درمیان جدائی اٹھ جاتی ہے۔ جدائی اور دوری سے کچھ خبر نہیں رہتی اس لیے کہ جدائی وہ جانتا ہے جو دو چیزیں جانے اپنے آپ اور خدا کو پہنچانے۔ اس وقت یہ شخص اے

آپ سے بے خبر ہے آدمی جب اس درجہ پر پہنچتا ہے تو فرشتوں کی صورتیں اس پر ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

(۶) حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں

"اسم ذات ذاکر اپنے آپ سے غائب اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ متصل ہو جاتا ہے۔ وہ دل سے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ بیشک انوار شہودی بشری صفات جلاڈالتے ہیں" (فیض القدیر)

(۷) حضرت ابو العباس مصریؒ فرماتے ہیں

"اسم ذات "اللہ" کا ذکر کرنا بے حد اہم ہے یہ اسم تمام اسماء کا سلطان ہے اس ذکر کی وسعت علم اور ثمرہ نور ہے۔ نور ذاتی طور پر مقصود نہیں بلکہ کشف اور معائنہ کیلئے ضروری ہے اس لیے اسم ذات اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے۔

(۸) حضرت عارف باللہ ابن عجیبہؒ نے فرمایا

اسم ذات اللہ تمام اسماء کا سلطان ہے اور اسم اعظم ہے۔ طالب کیلئے ضروری ہے کہ اس کا دائمی ذکر کرے تاکہ یہ ذکر اسکے گوشت اور خون میں متحرک ہو جائے اور اسکے انوار ذاکر کے جز جز میں سرایت کر جائیں۔

(۹) حضرت ابن تیمیہ فرماتے ہیں

کہ دل کیلئے ذکر اس طرح ہے جس طرح پانی مچھلی کیلئے"

(۱۰) حضرت امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں

"کثرت سے ذکر کرنے والا اور دل میں ڈرنے والا اللہ کا محبوب بندہ ہے"

لطائف کا ذکر

ہمارے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ میں خلفاء حضرات [illegible] اسم ذات کے بعد باقی چھ لطائف کا ذکر کراتے ہیں۔ نقشبندیہ مجددیہ [illegible]

لطائف ہیں جیسا کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حالات زندگی پر لکھی گئی کتاب حدیث دلبراں کے صفحہ 64 پر مذکور ہے۔

حدیث دلبراں کے صفحہ 64 پر مذکور ہے کہ حضرت میاں صاحب لطائف کی منازل طے کرنے لگے تھے۔

سات لطائف یہ ہیں۔ (۱) قلبی (۲) روحی (۳) سری (۴) خفی (۵) اخفی (۶) نفسی (۷) قالبی

نمبر شمار	نام لطیفہ	نور کا رنگ	زیر قدم	
1	قلب	زرد	حضرت آدم علیہ السلام	بائیں پستان کے دو انگلی نیچے
2	روح	سرخ	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام	دائیں پستان کے دو انگلی نیچے جانب مائل بہ پہلو
3-	سر	سفید	حضرت موسیٰ علیہ السلام	بائیں پستان کے برابر اوپر کی طرف
4	خفی	سیاہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	دائیں پستان کے برابر اوپر سینہ کی طرف
5	اخفی	سبز	حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام	وسط سینہ میں سر اور خفی کے درمیان
6	نفسی	خاک کی مانند		سر کے بالوں کے نیچے پیشانی پر
7	قالبی	آتش نما		وسط دماغ

(۲) لطائف کا ذکر حضرت سلطان باہوؒ بھی کرتے تھے آپ ابیات باہو میں فرماتے ہیں

جنہاں عشق حقیقی پایا اوہ موہنوں کجھ نہ الاون ہو
ذکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم نوں قید لگاون ہو
نفسی قلبی روحی، سری، اخفی ذکر کماون ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جہڑے اکس نگاہ جواون ہو

(۳) لطائف کا ذکر حضرت مجدد الف ثانیؒ بھی کرتے تھے

آپ مکتوب نمبر 34 دفتر اول حصہ اول میں فرماتے عالم امر کی ابتدا مرتبہ قلب سے ہے قلب سے اوپر روح ہے روح سے اوپر سر ہے اور سر سے اوپر خفی ہے اور خفی سے اوپر اخفی ہے۔ عالم امر کے ان پانچ امور کو اگر جواہر خمسہ کہیں تو اس کی گنجائش ہے۔

(۴) حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ بھی لطائف کا ذکر کرتے تھے چنانچہ آپ نے اپنی کتاب ارشاد الطالبین میں ساتوں لطائف کا ذکر کیا ہے

نفی اثبات:

جب سالک کے ساتوں لطائف جاری ہو جاتے ہیں تو پھر مرشد کامل نفی اثبات کی تلقین فرماتے ہیں۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ

بھی نفی اثبات کا ذکر کرتے تھے جیسا کہ حدیث دلبراں کے صفحہ ۹۴ اور ۲۹۵ پر مذکور ہے کہ آپ نفی اثبات خفی طور پر کرتے تھے، خزینہ معرفت کے صفحہ ۲۹۳ پر بھی نفی اثبات کا ذکر موجود ہے۔

نفی اثبات دل سے یعنی خیال سے کیا جاتا ہے اور درویش لوگ اول کلمہ کو نفی اثبات کے نام سے پکارتے ہیں۔

حضرت سلطان باہوؒ ابیات باہو میں فرماتے ہیں

(۱) الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلن تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں اے بوٹی لائی ہو

(۲) زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ہو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے اوتھے ملے زبان نہ ڈھوئی ہو
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلوئی ہو
ایہہ کلمہ اسانوں پیر پڑھایا باہو میں سدا سوہاگن ہوئی ہو

ابیات باہو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سلطان باہو بھی نفی اثبات کرتے تھے

حضرت مجدد الف ثانی بھی نفی اثبات کرتے تھے

مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی، کے مکتوب نمبر 313 دفتر اول حصہ پنجم میں نفی اثبات کا واضح ثبوت موجود ہے۔

نفی اثبات کا طریقہ

نفی اثبات شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔ س

الٰهِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاكَ مَطْلُوْبِیْ اَعْطِنِیْ مُحَبَّةَ ذَاتِكَ وَمَعْرِفَةَ صِفَاتِكَ

جب نفی اثبات شروع کرے تو سانس بند کر کے لا کا کلمہ ناف سے شروع کر کے قالبی تک تصور کے ساتھ لے جائیں او۔ الہ کا کلمہ پورے خیال کے ساتھ دائیں کندھے پر لے جائیں یہاں سے الا اللہ کی ضرب پورے خیال سے قلب پر لگائیں یہاں تک کہ ذکر کی حرارت تمام لطائف میں ظاہر ہو جب سانس میں دقت محسوس کریں تو طاق عدد پر سانس کو خارج کریں اور محمد رسول اللہ کا خیال اخفی

پر کریں۔ اس کے بعد پھر مندرجہ بالا دعا پڑھیں۔ اسی طرح نفی اثبات کرتے وقت جب لا کہیں تو ان چار معنوں میں سے کسی ایک کا خیال دل میں پختہ رکھیں۔

(۱) کوئی معبود نہیں مگر اللہ
(۲) کوئی مقصود نہیں مگر اللہ
(۳) کوئی موجود نہیں مگر اللہ
(۴) کوئی مطلوب نہیں مگر اللہ

مراقبات

مراقبہ کا مطلب فیض کا انتظار کرنا ہے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں مراقبہ کا یہ طریقہ ہے کہ باوضو ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے آنکھیں بند کر کے لطائف میں سے کسی ایک لطیفہ کی طرف متوجہ ہو کر خداوند تعالیٰ کی جانب سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا ہے۔

حضرت امام غزالیؒ کیمیائے سعادت میں فرماتے

ہیں کہ خالی جگہ میں بیٹھے آنکھیں بند اور حواس بیکار کرلے اور دل کی عالم روحانی سے یہاں تک مناسبت قائم کردے کہ ہمیشہ دل سے اللہ۔ اللہ کہے زبان سے نہیں۔ حتیٰ کہ اپنے آپ اور عالم تمام سے بے خبر ہو جائے۔ خدا کے سوا کسی کی خبر نہ رکھے جب ایسا ہو جائے تو اگرچہ جاگتا ہو تو بھی دل کی کھڑکی کھلی رہے گی اور لوگ جو کچھ خواب میں دیکھیں گے وہ جاگتے میں دیکھے گا۔ فرشتوں کی ارواح اچھی صورتوں میں اس پر ظاہر ہوں گی پیغمبروں کو دیکھے گا ان سے بہت فائدہ اور امداد پائے گا زمین اور آسمان کے ملکوت اسے نظر آئیں گے۔

حدیث دلبراں کے صفحہ 64 کے مطابق حضرت میاں شیر محمد مراقبہ کرتے تھے۔

نقشبندیہ مجددیہ کے 36 مراقبات میں ہر مراقبے کی مدت کا تعین مرشد

کریم کی مرضی کے مطابق ہے۔ جتنی مدت کا تعین مرشد کسی مراقبہ کا کرتا ہے اس مدت میں بلاناغہ مراقبات کرنے چاہیں۔ مثال کے طور پر اگر مرشد نے کسی مراقبہ کیلئے 10 دن مقرر کیئے ہیں۔ اگر کوئی سالک 8 دن مراقبہ کرتا ہے اور نویں دن کسی وجہ سے ناغہ کرلیتا ہے۔ تو پھر یہ مراقبہ پہلے دن سے شروع کیا جائے گا پہلے آٹھ دن گنتی میں نہیں آئیں گے۔ مراقبات کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے۔

(۱) نیت مراقبہ وقوف قلب: فیض می آید از ذات بےچوں بلطیفہ قلبی من بواسطہ پیران کبارؒ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(۲) نیت مراقبہ وقوف روح: فیض می آید از ذات بےچون بلطیفہ روحی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۳) نیت مراقبہ وقوف سر: فیض می آید از ذات بےچون بلطیفہ سری من بواسطہ پیران کبارؒ

(۴) نیت مراقبہ وقوف خفی: فیض می آید از ذات بےچون بلطیفہ خفی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۵) نیت مراقب وقوف اخفی: فیض می آید از ذات بےچون بلطیفہ اخفی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۶) نیت مراقب وقوف نفسی: فیض می آید از ذات بےچون بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۷) نیت مراقبہ وقوف قالبی: فیض می آید از ذات بےچون بلطیفہ قالبی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۸) نیت وقوف مراقبہ خمسہ عالم امر: فیض می آید از ذات بےچون بلطائف عالم امر من بواسطہ پیران کبارؒ

(۹) نیت مراقب خمسہ عالم خلق: فیض می آید از ذات بےچون بلطائف خمسہ عالم خلق من بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۰) نیت مراقبہ وقوف مجموعہ لطائف عالم امر و عالم خلق: فیض می آید از ذات بیچون بہ مجموعہ بلطائف عالم امر و عالم خلق من بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۱) نیت مراقبہ حدیت: فیض می آید از ذات بیچون بلطائف کہ جامع صفات، کمالات است و منزہ جمیع عیوب و نقصانات است و بی مثل است خاص بلطیفہ قلبی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۲) نیت اصول مراقبات

نیت مراقبہ اصل قلب: الٰہی قلب من بمقابل قلب نبی علیہ السلام آن فیض تجلائے صفات فعلیہ خود کہ از قلب نبی علیہ السلام بقلب آدم علیہ السلام رسانیدہ بقلب من نیز برسانی بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۳) نیت مراقبہ اصل روح: الٰہی روح من بمقابل روح نبی علیہ السلام آن فیض تجلائے صفات ثمانیہ ثبوتیہ حقیقیہ خود کہ از روح نبی علیہ السلام بروح ابراھیم و نوح علیہ السلام و سانیدہ بروح من نیز برسانی بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۴) نیت مراقبہ اصل سر: الٰہی سر من بمقابل قلب نبی علیہ السلام آن فیض تجلائے شیونات ذاتیہ خود کہ از سر نبی علیہ السلام بسر موسیٰ علیہ السلام رسانیدہ بہ سر من نیز برسانی بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۵) نیت مراقبہ اصل خفی: الٰہی سر خفی من بمقابل خفینبی نبی علیہ السلام آن فیض تجلائے صفات سلبیہ خود کہ از خفی نبی علیہ السلام بہ خفی عیسیٰ علیہ السلام رسانیدہ بہ خفی من نیز برسانی بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۶) نیت مراقبہ اصل اخفی: الٰہی سر اخفائے من بمقابل اخفائے نبی علیہ السلام آن فیض تجلائے شان جامع خود کہ بہ اخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہ بہ اخفائے من نیز برسانی بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۷) نیت مراقبہ معیت: فیض می آید از ذات بیچون کہ ہمراہ است ہمراہ من

وبهمراه جمیع ممکنات بلکه همراه هر زره از ذرات ممکنات بهمراہی بچون بمفهوم این آیه کریمہ وھو معکم اینما کنتم للطائف خمسہ عالم امر من بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۸) نیت مراقبہ اقربیت : فیض می آید از ذات بچون کہ اصل اسماء و صفات است کہ نزدیک تراست از من بمن واز رگ گردن من بمن بہ نزدیکی بلا کیف بمفہوم این آیہ کریمہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید بلطیفہ نفسی من باشرکت لطائف خمسہ عالم امر من بواسطہ پیران کبارؒ

(۱۹) نیت مراقبہ محبت اول : فیض می آید از ذات چون کہ اصل اصل اسماء و صفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم اورا بمفہوم این آیہ کریمہ یُحِبُّهُم ویُحِبُّونَہ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۰) نیت مراقبہ محبت دوم : فیض می آید از ذات بچون کہ اصل اصل اصل اسماء و صفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم اورا بمفہوم این آیہ کریمہ یُحِبُّهُم ویُحِبُّونَہ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۱) نیت مراقبہ دائرہ قوسی : فیض می آید از ذات بچون کہ اصل اصل اصل اصل اسماء و صفات است و دائرہ قوسیت کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم اور بمفہوم این آیہ کریمہ یُحِبُّهُم ویُحِبُّونَہ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۲) نیت مراقبہ اسم ظاہر : فیض می آید از ذات بے چون کہ مسمّیٰ بہ اسم ظاہر است بمفہوم این آیہ کریمہ هُوَالاوَّلُ وَالاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ وهُوبکُل شئی عَلِیمٌ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیران کرامؒ

(۲۳) نیت مراقبہ اسم باطن : فیض می آید از ذات چون کہ اسمی بہ اسم باطن است کہ منشاء ولایت علیا است کہ ولایت ملا الاعلیٰ است بمفہوم این آیہ کریمہ هُوَالاوَّلُ وَالاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ وَهُوبکُلِ شئی عَلِیمٌ بعناصر ثلاثہ من کہ آب وباد و نار است بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۴)نیت مراقبہ **کمالات نبوت** : فیض می آید از ذات بے چون کہ منشاء کمالات نبوت است بہ عنصر خاک من بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۵)نیت مراقبہ **کمالات رسالت** : فیض می آید از ذات بےچون کہ منشاء کمالات رسالت است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۶)نیت مراقبہ **کمالات انبیاء اولوالعزم** : فیض می آید از ذات بےچون کہ منشاء کمالات انبیاء اولوالعزم است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۷)نیت مراقبہ **حقیقت کعبہ ربانی** : فیض می آید از ذات بےچون کہ مسجود جمیع ممکنات است و منشاء حقیقت و کعبہ ربانی است وحدانی من بواسطہ پیران کبار

(۲۸)نیت مراقبہ **حقیقت قرآن مجید** : فیض می آید از وسعت بےچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۲۹)نیت مراقبہ **حقیقت صلوٰۃ** : فیض می آید از کمال وسعت بےچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۳۰)نیت مراقبہ **معبودیت صرفہ** : فیض می آید از ذات بےچون کہ منشاء معبودیت صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۳۱)نیت مراقبہ **حقیقت ابراہیمی** : فیض می آید از حضرت ذات بےچون کہ محب صفات خود است و منشاء حقیقت ابراہیمی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبار

(۳۲)نیت مراقبہ **حقیقت موسوی** : فیض می آید از حضرت ذات بےچون کہ محب ذات خود است و منشاء حقیقت موسوی دیست بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۳۳)نیت مراقبہ **حقیقت محمدی ﷺ** : فیض می آید از ذات بےچون کہ محب ذات خود است و محبوب خود است و منشاء حقیقت محمدیت بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۳۴) نیت مراقبہ حقیقت احمدی ﷺ : فیض می آید از ذات بیچون کہ محبوب ذات خود است و منشاء حقیقت احمدیست بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۳۵) نیت مراقبہ حب صرف : فیض می آید از ذات بیچون کہ منشاء حب صرف است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

(۳۶) نیت مراقبہ لا تعین : فیض می آید از ذات مطلق بیچون کہ موجود است بوجود خارجی و منزہ است از جمیع تعینات بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ

وجد :۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں یہ خصوصیت ہے کہ اس میں سالکین کی اکثریت کو وجد کی کیفیت ہوتی ہے پنجاب کے اکثر حضرات نقشبندیہ مجددیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم بھی نقشبندی مجددی ہیں ہم کو وجد کیوں نہیں ہوتا آپ لوگوں کو کیوں وجد ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری جب حضرت خواجہ امیر الدینؒ کے مرید ہوئے تو آپ کو وجد کی کیفیت ہونی شروع ہو گئی مثال کے طور پر میں حضرت میاں صاحبؒ کے کچھ واقعات وجد کی کیفیت کے عرض کرتا ہوں۔

(۱) کتاب خزینہ معرفت : کے صفحہ 197 تا 202 پر مذکور ہے کہ بیعت کے بعد حضرت میاں شیر محمد پر اس طرح جذبہ طاری ہو گیا کہ دن میں کئی ایک دفعہ حالت بیخودی میں تڑپتے لوٹتے اور گریبان چاک کرتے بیقراری کے عالم میں مسجدوں کے دروازوں پر جا کھڑے ہوتے جنگلوں میں بھاگ جاتے۔

(۲) حضرت میاں صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جب مجھ پر جذب طاری ہوا تو میں نے اعلیٰ حضرت اپنے مرشد پاک کی خدمت میں عرض کی کہ کیا ہو گیا ہے؟ اعلیٰ حضرت خاموش رہے۔ تو پھر یہ حالت ہو گئی کہ دن میں کئی کئی دفعہ جذب طاری ہوتا۔ کپڑے پھٹ جاتے مسجد کی صفیں لپیٹی جاتیں۔ جب لوٹنے سے آفاقہ ہوتا تو سخت ضعف ہوتا تھا۔

(۳) بیساکھ کے دن تھے گندم کٹ رہی تھی حضرت میاں صاحبؒ کا ایک کٹے ہوئے کھیت سے گزر ہوا آپ نے فرمایا کہ لوگ اللہ اللہ کرنے کے واسطے

مجلسیں وغیرہ کرتے ہیں۔ اس کٹے ہوئے کھیت سے وہی کیفیت ہو تو مزا ہے۔ چنانچہ اسی وقت آپ کو وجد ہو گیا اور آپ دیر تک کھیت میں لوٹ پوٹ ہوتے رہے۔

(۴) ایک دفعہ پوہ کے مہینے میں آپ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے جب پہلے سجدہ میں گئے تو آپ کو وجد ہو گیا اسی حالت میں آپ تین صفیں پھاند کر باہر آ گئے۔

(۵) ایک دفعہ حضرت میاں صاحبؒ مزار شاہ بخاریؒ پہنچے وہاں جا کر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ گر پڑے اور وجد میں آ گئے جب ہوش میں آئے تو صاحب مزار کو کہا کہ آپ گرانا ہی جانتے ہیں۔

(۶) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ حضرت میاں صاحبؒ گھوڑی پر سوار ہو کر قصور تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک بھیڑ بولی۔ آپ آواز سنتے ہی گھوڑی سے گر پڑے کچھ عرصہ وجد میں رہے جب وجد کی حالت جاتی رہی تو گھوڑی آپ کے پاس کھڑی تھی پھر آپ سوار ہو کر قصور تشریف لائے۔

(۷) کتاب خزینہ معرفت صفحہ 135 پر مذکور ہے حضرت میاں صاحب ابتدا زمانہ میں بوتل دیکھتے تو بھی یہ حالت ہوتی اور کبھی کنوئیں کی آواز سن لیتے تو بھی جذب طاری ہو جاتا اور وجد میں آ گر پڑتے۔

(۸) کتاب حدیث دلبراں کے صفحہ 60 پر مذکور ہے کہ مرغ کی آواز اور قرآن پاک کی تلاوت اور نعت خوانی کی آواز پر آپ کو وجد ہو جایا کرتا تھا۔

(۱) حضرت میاں صاحب کا توجہ کرنا کتاب منبع انوار صفحہ 66 پر مذکور ہے کہ جب حضرت میاں شیر محمد نے اپنے بھائی حضرت میاں غلام اللہ کو توجہ کی نظر سے دیکھا تو میاں صاحب کا عجب حال ہوا کھڑے کھڑے گر پڑے فرش پر لیٹنے لگے چشمہ دور جا گرا گھڑی ٹوٹ گئی انہوں نے اپنا گریبان چاک کیا اور پھر ہذیانی کیفیت میں بولے بھائی تو تو میرا خدا ہے تو میرا رب ہے اور تو نے مجھے بھی رب بنا دیا ہے۔

(۲) حدیث دلبراں صفحہ 127 پر مذکور ہے کہ حضرت میاں صاحب کی توجہ سے قادر بخش ڈاکو پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس نے اپنے کپڑے پھاڑ دیے اور ادھر ادھر دوڑ نے لگا آخر کار ...

(۳) حدیث دلبراں صفحہ ۲۹۰ پر ایک واقعہ مذکور ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اپنے حلقہ مریدین میں بیٹھے توجہ فرمارہے تھے کہ ایک بلی آگئی اور وہ آپ کے جسم سے ٹکراتی ہوئی کبھی ادھر سے ادھر جاتی اور کبھی ادھر سے ادھر آتی ایسا کرتے کرتے وہ حلقہ میں حضرت صاحب قبلہؒ کے سامنے آبیٹھی۔ اس کا سامنے آکر بیٹھنا ہی تھا کہ اس پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی وہ تڑپنے لگی اور ذکر جاری ہو گیا کوئی ایک گھنٹہ تڑپنے کے بعد وہ بلی جاں بحق ہوگئی چنانچہ آپ کے ارشاد کے مطابق اسے کفن دے کر دفن کر دیا گیا۔

(۴) حدیث دلبراں کے صفحہ ۱۵۰ پر ایک واقعہ درج ہے کہ حضرت میاں صاحب نے ایک شخص کو اپنے سامنے بٹھا کر توجہ کی اور آپ کی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ اس کے دل کے سامنے سے گوشت کا ٹکڑا الگ ہو گیا اور سامنے سے قلب جاری نظر آنے لگا۔

(۵) خزینہ معرفت کے صفحہ 216 پر مذکور ہے کہ میاں صاحبؒ نے حلقہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر توجہ کی وہ تمام لوٹن پوٹن ہونے لگے۔

(۶) حدیث دلبراں کے صفحہ 61 پر حضرت میاں صاحبؒ کے مرشد حضرت خواجہ امیر الدینؒ کے وجد میں آنے کا بھی ثبوت موجود ہے۔

(۲) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جناب غوث پاک

(۱) جب وعظ فرماتے تھے تو کئی لوگوں کو اتنا وجد ہوتا تھا کہ ختم محفل ان کو ہوش آتا تھا بعض تو محفل میں ہی جان حق تسلیم ہو جاتے تھے۔

(۲) جناب غوث پاک غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی درویش کوئی آیت یا شعر سن کر وجد میں آئے تو کسی شخص کو اس کی مزاحمت نہیں کرنا چاہیے (جیسا کہ عام طور پر پکڑ لیا جاتا ہے) بلکہ اس کی اس حالت کو اسی کے سپرد کر دینا چاہیے۔ اگر کوئی درویش آیت یا شعر کی وجہ سے وجد یا کیف میں آجائے تو اس کو آزاد چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ اگر کسی شخص کو اس میں ملاوٹ یا تصنع نظر آئے برداشت کرے کہ اس کی پردہ پوشی ضروری ہے

(۳) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں شیخ کی موجودگی میں درویش کو پر سکون رہنا چاہیے اور شیخ طریقت کے وقار کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اگر کیف سے مغلوب ہو جائے تو بقدر غلبہ کیفیت وجد حرکت کرنا درست ہے اور جب غلبہ ختم ہو جائے تو فوراً پر سکون ہو جائے۔

(۳) حضرت علی بن عثمان داتا گنج بخشؒ اپنی کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔ "وجد کی کیفیت کو عبارت و الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے اس لیے کہ معائنہ و ملاحظہ کے اعتبار سے وہ الم یعنی درد ہے اور درد کی کیفیت کو قلم کے ساتھ لکھنا بیان کرنا ممکن نہیں۔ پس وجد ایک باطنی راز ہے جو طالب و مطلوب یعنی اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان ہوتا ہے اسے ظاہر بیان کرنا اندھیر او غیبت ہے اور وجود کی کیفیت کا نشان و اشارہ بھی ظاہر کرنا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے اور خوشی طلب و کوشش سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس وجود محبوب کی طرف سے محبت کے ساتھ ایک فعل و کردار ہوتا ہے جس کی حقیقت کو اشارہ سے ظاہر کرنا ناممکن ہے"

(۴) حضرت امام غزالیؒ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو وجد ہوا گنے کے کٹے ہوئے کھیت میں دوڑ پڑے ان کے پاؤں بالکل کٹ گئے۔ لیکن انھیں بالکل خبر نہ ہوئی یہ کامل ترین وجد کا نقشہ ہے۔ لیکن مریدین کا وجد مقام بشریت کے ساتھ ہوتا ہے وہ وجد یہ ہے کہ مرید کو اس کی ذات سے نکال لیا جاتا ہے جس طرح وہ عورتیں جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اپنے آپ کو بھول گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔

مرید وجد کی حالت میں وہ نہیں ہوتا جسے تو دیکھتا ہے کیونکہ ایک شخص جو مر جاتا ہے تو اس وقت وقت بھی تو اسے دیکھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ نیست ہو چکا ہے۔ وجد کے معنی کسی چیز کو پانے کے ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے۔ ایسی حالت کا پانا جو پہلے حاصل نہ تھی۔

(۵) چند حبشی مسجد میں رقص کر رہے تھے تو عائشہؓ نے انکا رقص دیکھا تھا۔

(کیمیائے سعدت)

(۶) حضرت جعفرؓ (طیار) سے جب حضورؐ نے فرمایا کہ اے جعفر تم خلق اور خلق میں میری طرح ہو یہ سن کر انہوں نے رقص کیا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم)

(۷) حضرت علیؓ سے جب حضورؐ نے فرمایا کہ اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تو یہ سن کر آپ خوشی سے رقص کرنے لگے اور کئی مرتبہ زمین پر پاؤں مارا۔ (کیمیائے سعادت)

(۸) حضرت زید بن حارثہؓ سے جب حضورؐ نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے مولا ہو تو وہ بھی خوسی سے رقص کرنے لگے تھے (مشکوٰۃ شریف)

(۹) حضورؐ کی خدمت میں جب عرب لوگ حاضر ہوتے تھے اور تازہ تازہ قرآن سنتے تھے تو رونے لگتے تھے اور ان پر وجد کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ کیمیائے سعادت (ابو داؤد۔ ترمذی)

(۱۰) حضرت عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے آپ نے کہا کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپؐ کے سینہ مبارک سے دیگ (میں کھولتے پانی) کی مانند رونے کی آواز آرہی تھی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

(۱۱) فتاوئ عالم گیری جلد اول صفحہ 100 میں تحریر ہے "اگر کسی نے نماز میں آہ یا اوہ کیا اور بکا مرتفع سے رویا جس کی وجہ سے حروف حاصل ہو جائیں۔ پس اگر یہ حالت جنت اور دوزخ کے خیال کی وجہ سے پیش آئے تو نماز صحیح اور کامل ہے لیکن اگر دنیاوی مصیبت اور درد کی وجہ سے ہو تو نماز فاسد ہے" وجد اللہ تعالیٰ کے خوف اور تجلیات کے غلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس نماز یا ذکر کرتے وقت حرکت میں آنا شرعاً جائز ہے۔

(۱۲) حدیث میں آیا ہے "جو بدن خشیت الٰہی اور خوف کی وجہ سے حرکت کرنے لگے تو اس سے اس طرح گناہ زائل ہو جاتے ہیں جس طرح شجر سے خشک پتے گر جاتے ہیں"

(۱۳) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز پڑھتے تھے تو دو میل سے ان کے دل کا جوش سنائی دیتا تھا۔ (کیمیائے سعادت)

(۱۴) حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ جب نماز کا قصد کرتے تو آپ کے بدن میں کپکپی طاری ہو جاتی۔ (کیمیائے سعادت)

(۱۵) جامع ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ 63 شفی اصحی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے حق کیلئے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث رسول ﷺ کی بیان کیجئے جس کو آپ نے خوب سمجھا اور بوجھا ہو ابو ہریرہؓ فرمایا ہاں میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جس کو میں نے سمجھا اور بوجھا ہے پھر ابو ہریرہ نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔

(۱۳) قرآن پاک سے وجد کا ثبوت

(۱) سورہ الزمر ترجمہ: ان لوگوں کے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(۲) سورہ انفال ترجمہ: "مومنین کاملین وہ ہیں وہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرزنے لگتے ہیں اور ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے" آپ لوگوں کو مندرجہ بالا مضمون میں وجد کے متعلق اولیائے کرام صحابہ کرام قرآن اور حدیث کے مفصل حوالے دے گئے ہیں اب وجد پر اعتراض کرنے والے اپنے اپنے مشائخ حضرات سے پوچھیں کہ ان کو وجد کیوں نہیں ہوتا۔

مرید ہونے کیلئے شرط (۱) سنی عقیدہ کا شیخ ہو (۲) اس کا سلسلہ حضور تک متصل ہو (۳) علم ظاہر اور علم باطن میں: پورا پورا حصہ رکھتا ہو علم ظاہر سے مراد علم احکام یعنی علم شریعت ہے شیخ کیلئے ضروری ہے کہ کم از کم اتنا پڑھا لکھا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے اور وہ شریعت کے احکام پر مکمل کاربند ہو۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا لباس قول فعل سب حضور کی سنت کے مطابق ہو اور کوئی شیخ حضور کی سنت کا تارک ہو اور شریعت کے احکام فرائض۔ واجبات سنن موکدہ میں سے کل یا کسی ایک کا بھی تارک ہو تو ایسے شیخ کا مرید ہونا سخت گناہ

ہے۔ ایسے شخص کے پاس اگر فیض بھی دیکھتے ہو اور وہ آپ کو ہوا میں اڑ کر بھی دیکھائے۔ تب بھی ہر گز اس کا مرید نہ ہو کیونکہ کرامت اللہ تعالیٰ کے ولی سے صادر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے جو حضورؐ کی شریعت پر مکمل کاربند ہو اور اسکے پاس علم باطن بھی ہو یہ انبیاء کا فیض ہے۔

استدراج وہ ہے جو فاسق یا کافر سے صادر ہو جیسے حضرت داتا صاحبؒ کے مقابلے میں اڑنے والا دائے راجو اس کا ہوا میں اڑتا استدرلج ہے اور داتا صاحبؒ کی لکڑی کی جوتیوں کا رائے راجو کے سر پر پڑنا اور اسے نیچے اتارنا کرامت ہے۔ گذارش ہے کہ اگر آپ ایسے شخص کے پاس فیض دیکھتے ہیں جو حضورؐ کی سنت کے خلاف ہو سمجھو کے اس کے پاس شیطان کا فیض ہے اور یہ ہی استدراج ہے۔

اگر آپ کسی ایسے شیخ کے پاس فیض دیکھتے ہیں جو شریعت کے احکام پر عمل کرتا ہو اور حضورؐ کی سنت کا پابند ہو اور اس کی توجہ سے کسی کے قلب پر اللہ کا ذکر جاری ہو جائے اور اسکی توجہ سے روحی۔ سری۔ خفی۔ اخفی۔ نفسی۔ قلبی لطائف کے اذکار جاری ہو جائیں اور ہر لطیفہ اپنی اپنی جگہ پر سالک کو ذکر کرتا محسوس کرے یہی علم باطن ہے تو ایسا شیخ کامل ہے اور اس کا مرید ہونا جائز ہے۔

علم باطن کے فضائل : علم باطن جس کو علم تصوف طریقت، سلوک، تزکیہ، تصفیہ، علم اسرار احسان اور علم الدنی وغیرہ مختلف ناموں سے مختلف زبانوں میں موسوم کیا گیا ہے جیساکہ قاضی ثناللہ پانی پتی نے مالابد منہ میں کتاب الاحسان کے نام سے ایک مستقل باب شامل کیا ہے وہ فرماتے ہیں ترجمہ "عبادات کی مختلف اقسام کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب اسلام۔ ایمان اور شریعت کی مختلف صورتیں میں اور اس (عبادت) کی حقیقت اور روح کو درویشوں کی خدمت میں تلاش کرنا چاہیے اور یہ خیال نہ کرو کہ حقیقت شریعت کے خلاف ہے بلکہ ایسا کہنا جہالت اور کفر ہے اور یہی شیریعت ہے کہ درویشوں کی محبت میں رہ کر دل

علمی وجہی شریعت کے تعلق سے ماسوی اللہ سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ نفس مطمئن ہو جاتا ہے اور پھر شریعت اس کے حق روح (مغز) بن جاتی ہے اسکی نماز خدا کے نزدیک ایک دوسرا تعلق پیدا کر لیتی ہے اس کی دو رکعت نماز اوروں کی لاکھ نماز (رکعت) سے بہتر ہوتی ہے۔ اسی طرح روزہ اور صدقہ اور دوسری عبادات بہتر ہوتی ہے"

(۲) حضرت مجدد الف ثانیؒ: مکتوب 268 حصہ چہارم دفتر اول میں فرماتے ہیں "جب علم وراثت کی بحث چھڑ گئی تو وقت کے باعث چند باتیں تحریر کر دی گئیں ہمیں یہ بتایا گیا کہ علماء انبیاء کے وارث ہوئے ہیں انبیاء سے جو علم ملا ہے وہ دو اقسام کا ہے ایک علم احکام اور دوسرا علم الاسرار (باطن) عالم وارث وہ ہوتا ہے جس کو دونوں اقسام کے علم سے حصہ ملا ہو نہ کہ وہ جسے صرف ایک قسم کا نصیب ہو اور دوسرا نہ ہوا ہو۔ یہ وراثت کے اصول کے خلاف ہے کیونکہ وارث کو اپنے مورورث کے تمام ترکہ سے حصہ ملتا ہے نہ کہ بعض ترکہ سے اگر اس کو کل کی بجائے بعض میں سے حصہ ملتا ہے تو وہ غرما میں داخل ہے کیونکہ اس کا حصہ اس کے تعلق کی بنا پر ہے اسی لیے نبیؐ نے فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح میں ان علماء سے مراد علمائے وراثت ہیں نہ کہ غرما (قرض خواہ) کہ ان کو ترکہ کے بعض میں حصہ ملتا ہے کیونکہ مورورث کے قرب اور خاندانی تعلق کی بنا پر ہی کسی کو وارث کہا جاتا ہے۔ برخلاف غریم کہ اسے یہ تعلق نصیب نہیں ہوتا۔ پس جو کوئی وارث نہیں وہ عالم بھی نہیں مگر یہ کہ اسے علم مقید یعنی ایک قسم کا علم حاصل ہو اور ہم یہ کہیں کہ وہ علم احکام کا عالم ہے اور عالم مطلق وہ ہوتا ہے جو کہ وارث ہو اور دونوں قسم کا علم اسے وافر نصیب ہو۔

(۳) بخاری شریف جلد اول کتاب العلم میں: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو اقسام کے علوم سیکھے ہیں۔ ایک کو میں نے تم

پر ظاہر کر دیا اور دوسرے کو ظاہر کروں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے گا" اس حدیث میں علم کی دو اقسام بتائی گئی ہیں ایک سے مراد علم ظاہر اور دوسری سے مراد علم باطن یا علم اسرار ہے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ حدیث مذکور کی شرح میں اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ 137 میں فرماتے ہیں ترجمہ "اور کہتے ہیں کہ پہلی قسم سے مراد احکام اور اخلاق کا علم ہے جو عام خاص سب کیلئے مشترک ہے اور دوسری قسم علم اسرار ہے جو غیروں کی (جہالت) تاریکی سے محفوظ کیا گیا ہے جو ان کی عقل سمجھ میں نہیں آسکتا اور وہ خاص حصہ ہے علمائے ربانی کا جو اہل عرفان میں سے ہیں۔

۲۔ ملا علی قاریؒ بھی حدیث مذکور کی شرح میں مرقات شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ 313 پر رقمطراز ہیں ترجمہ "پس ان دونوں علوم میں سے ایک علم ظاہر جو کہ احکام اور اخلاق کا علم ہے جو میں نے تم پر واضح کیا یعنی نقل کے ذریعے تم پر ظاہر کیا اور دوسری قسم کا علم جو کہ علم باطنی ہے اگر میں اس کو بھی ظاہر کروں اور تفصیلا بیان کروں تو میرا حلق کاٹ دیا جائے گا۔ بلوم ب کی پیش سے حلقوم کو کہتے ہیں کیونکہ حقیقت اسرار توحید کی صحیح تعبیر کرنا انتہائی مشکل ہے لہذا جس کسی نے اس کی بات کی ہے تو وہ حلول اور الحاد میں واقع ہو گیا۔ کیونکہ عوام کا فہم مقصود کے ادراک سے قاصر ہوتا ہے۔ اسی لئے صوفیہ کرام نے فرمایا کہ احرار (عارفین) کے سینے اسرار خداوندی کے دفینے ہوتے ہیں یعنی اسرار کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ اسماء صفات کے متعلق علوم و معارف کے بیان میں اجمال اور رمز و اشارہ سے کام لیتے ہیں۔

(۱) علم باطن کا حصول فرض ہے : حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اپنی تفسیر مظہری میں سورۃ التوبہ کی ایت نمبر ۱۲۲ کی تفسیر میں فرماتے ہیں "اور علم لدنی کہ جس کے حاملین کو صوفیہ کرام کہا جاتا ہے کا حصول فرض عین ہے"

(۲) ارشاد الطالبین میں : حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں ترجمہ "طریقت

کی طلب کرنا اور باطنی کمالات کے حصول کیلئے کوشش کرنا واجب ہے"

(۳) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ: اپنے مکتوب نمبر 219 دفتر اول حصہ سوم میں رقمطراز ہیں کہ علم باطن کے حکما حاذق (یعنی کامل و مکمل شیخ) کی صحبت میں برائے کمالات باطنیہ حاضر ہونا فرض عین ہے۔

(۴) حضرت امام مالکؒ مرقات: شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ 313 میں فرماتے ہیں ترجمہ "جس کسی نے علم ظاہر تو حاصل کیا اور علم تصوف حاصل نہ کیا تو یقیناً فاسق ہو گیا"

شجرہ شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

1۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ
2۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
3۔ حضرت ابو عبداللہ سلمان فارسیؓ
4۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ
5۔ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق بن اما محمد باقرؒ
6۔ حضرت ابو یزید طیفور بن عیسیٰ عرف بایزید بسطامیؒ
7۔ حضرت ابو الحسن علی بن جعفر خرقانیؒ
8۔ حضرت ابو علی فضل بن محمد الطوسی عرف ابو علی فارمدی
9۔ حضرت ابو یعقوب خواجہ یوسف الہمدانی السمانیؒ
10۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ المالکی نسباً
11۔ حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ
12۔ حضرت خواجہ محمودؒ
13۔ حضرت خواجہ علی النساج رامیتنی عرف حضرت عزیزاںؒ
14۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ

15۔ حضرت خواجہ محمد امیر کلالؒ
16۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبندؒ
17۔ حضرت علاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف خواجہ عطارؒ
18۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی لوگریؒ
19۔ حضرت ناصر الدین عبید اللہ بن محمود السمر قندی عرف خواجہ احرارؒ
20۔ حضرت مولانا محمد زاہد وخشی حصاریؒ
21۔ حضرت خواجہ درویش محمد الخوارزمیؒ
22۔ حضرت محمد مقتدی الامکنگی البخاریؒ
23۔ حضرت موید الدین بیر نگ محمد باقی باللہ الکابلیؒ
24۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقیؒ
25۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم اولؒ
26۔ حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہؒ
27۔ حضرت خواجہ محمد اسماعیل عرف امام العارفینؒ
28۔ حضرت خواجہ غلام محمد معصوم ثانیؒ
29۔ حضرت شاہ غلام محمد عرف قدوۃ الاولیاءؒ
30۔ حضرت حاجی محمد صفی اللہؒ
31۔ حضرت شاہ محمد ضیا الحق عرف شہیدؒ
32۔ حضرت حاجی شاہ ضیاء عرف میاں جی
33۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب کوہستانیؒ
34۔ حضرت مولانا شاہ رسول طالقانیؒ
35۔ حضرت مولانا محمد ہاشم اسمنگانیؒ
36۔ حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی قدس سرہ
اطال اللہ حیاتہ
37۔ صوفی غلام محمد ذوگر سیفی مد ظلہ